صداقت اور تحریر و تصنیف میں گذری، ان کے گرانقدر دینی خدمات، تصنیفات، بالخصوص ماہنامہ دارالعلوم میں ان کی علمی کاوشوں کی پوری تاریخ ایک صدقہ جاریہ اور امت کیلئے راہ راست کا سنگ میل ہوں گی۔

حضرت مولانا فاضل حبیب اللہ رشیدی ایک تحریک، جہد مسلسل، ان تھک کوشش، اخلاص و محبت، ایثار و قربانی علم و عمل سے متصف ایک ایسی عظیم شخصیت کا نام ہے جس نے ابتلاء و آزمائش کے ہر دور میں دین کی بالادستی اور اعلاء کلمۃ اللہ کی خاطر ذاتی مفادات اور راحت و آرام کو تج کر خود کو معرکۂ حوادث کی نذر کر دیا۔ موصوف تحریک ختم نبوت اور تحریک نظام مصطفیٰ کے سرکردہ رہنماؤں میں سے تھے۔ قید و بند کی صعوبتیں خندہ پیشانی سے برداشت کیں۔ جامعہ رشیدیہ ساہیوال اور ماہنامہ الرشید مرحوم کا عظیم صدقہ جاریہ اور ایک تاریخی نیز علمی و روحانی یادگار ہیں۔

مولانا صاحبزادہ عبدالباری جان صاحب ایک بیباک، حق گو اور نڈر عالم تھے۔ صوبہ سرحد میں جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیم کو فعال بنانے میں ان کا کردار مثالی تھا۔ اخلاص و محبت اور ایثار و قربانی کے پیکر تھے۔ وہ سرحد میں جمعیۃ کے اصل بانیوں میں سے تھے۔ طبعاً حد درجہ متواضع، خلیق، ملنسار اور خاکسار تھے۔ حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کے تلمیذ تھے۔ اور زندگی کے آخری لمحات تک اس رشتۂ تلمذ کے تقاضوں کو نباہتے رہے اور یہ ان کے اس اخلاص و محبت کی برکت تھی کہ حضرت شیخ الحدیث مدظلہ علالت و ضعف کے باوجود ان کے جنازہ میں شریک ہوئے اور نماز جنازہ پڑھائی۔

حضرت شیخ الحدیث مدظلہ ادارۂ الحق حقانی فضلاء اور یہاں کی علمی برادری تینوں بزرگوں کے خواص، متعلقین ورثاء، تلامذہ کے ساتھ غم اور تعزیت مسنونہ میں برابر کے شریک ہیں کہ یہ حوادث علم کے حادثے ہیں اور پوری امت کا حادثہ ہے۔

علماء پیدا ہو رہے ہیں اور ہوتے رہیں گے مگر دنیا کا رنگ دیکھتے ہوئے ایسے متقی، پاکباز وسیع المشرب مجاہد، سرفروش اور مخلص علماء کے پیدا ہونے کی توقع کم ہے۔

حق تعالیٰ مرحومین کو درجات عالیہ سے نوازے۔ آمین۔